۴۰۔قبر کے پاس ذبح کرنا ممنوع ہے

جانور ذبح کرکے مسکین کو کھلانا صدقہ ہے، شریعت میں صدقہ کرکے اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اللہ کے نام پر ذبح کیا ہو۔اس میں بس اتنی سی بات ہے کہ جانور کو ذبح کرکے میت کو ثواب پہنوچانا ہے، لیکن اب تو اس میں بے پناہ ریا نمود داخل ہو گیا ہے

ذبح کرنے کی چار صورتیں ہیں

اس کی تفصیل آگے دیکھیں

اس عقیدے کے بارے میں 4 آیتیں اور 3 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں۔

[ا] پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کے نام پر ذبح کرے

اللہ کے نام پر ذبح نہیں کیا، یا تو کسی کا نام لیا ہی نہیں، یا نام لیا لیکن اللہ کے علاوہ کا نام لیا تو یہ گوشت حرام ہے، اس کا کھانا حرام ہے

۔اس کی دلیل یہ آیت ہے

1۔و لا تأکلو مما لم یذکر اسم اللہ علیه و انه لفسق۔(آیت ۱۲۱، سورت الانعام ۶)

ترجمہ۔اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اس میں سے مت کھاؤ، اور ایسا کرنا سخت گناہ ہے

2۔حرمت علیکم المیتة و الدم و لحم الخنزیر و ما اهل لغیر اللہ به و المنخنقة و الموقوذة و المتردیة و النطیحة و ما اکل السبع الا ما ذکیتم و ما ذبح علی النصب

۔(آیت ۳، سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ۔تم پر مردار جانور، اور خون،، اور سور کا گوشت، اور وہ جانور حرام کر دیا گیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو، اور وہ جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جسے چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا ہو، اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو، اور جسے کسی جانور نے سینگ مار کر ہلاک کیا ہو، اور جسے کسی درندے نے کھا لیا ہو، مگر یہ کہ تم اس کے مرنے سے پہلے اس کو ذبح کر چکے ہو، اور وہ جانور بھی حرام ہے جسے بتوں کی قربانی گاہ پر ذبح کیا گیا ہو۔

ان آیتوں میں ہے کہ اللہ کا نام نہ لیا ہو تو اس کو مت کھاؤ کیونکہ وہ حلال ہی نہیں ہے

[۲] دوسری صورت، قبر پر یا بتوں پر ذبح کرے

دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ مثلا بت والوں کو یا قبر والوں کو خوش کرنے کے لئے بتوں کے پاس یا قبر کے پاس ذبح کرے، اس صورت میں اللہ کا نام لیکر ذبح کیا ہو تب بھی حلال نہیں ہے، کیونکہ اللہ کے علاوہ کو خوش کرنے کے لئے ذبح کیا ہے

اس کے لئے یہ آیت ہے

3۔حرمت علیکم المیتة و الدم و لحم الخنزیر و ما اھل لغیر اللہ بہ و المنخنقة و الموقوذة والمتردیة و النطیحة و ما اکل السبع الا ما ذکیتم و ما ذبح علی النصب ۔(آیت ۳،سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ۔تم پر مردار جانور، اور خون،،اور سور کا گوشت، اور وہ جانور حرام کر دیا گیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو، اور وہ جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جسے چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا ہو، اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو، اور جسے کسی جانور نے سینگ مار کر ہلاک کیا ہو، اور جسے کسی درندے نے کھا لیا ہو، مگر یہ کہ تم اس کے مرنے سے پہلے اس کو ذبح کر چکے ہو، اور وہ جانور بھی حرام ہے جسے بتوں کی قربانی گاہ پر ذبح کیا گیا ہو۔

4۔یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان . فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (آیت ۹۰،سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ۔اے ایمان والو! شراب، جوا،، بتوں کے تھان، اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام

ہیں لھذا ان سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ
ان آیتوں میں ہے کہ بتوں پر ذبح کیا گیا ہو تو وہ گوشت حرام ہے

اس حدیث میں بھی ہے کہ اللہ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا گیا ہو تو وہ جائز نہیں ہے اس پر لعنت ہے

1۔عن عامر بن واثلة قال سأل رجل عليا هل كان رسول الله ﷺ يسر اليك بشیء دون الناس فغضب علی حتی احمر وجهه و قال ما كان يسر الی شيئا دون الناس غير انه حدثنی باربع كلمات و انا و هو فی البيت فقال لعن الله من لعن والده و لعن الله من ذبح لغير الله و لعن الله من اوی محدثا و لعن الله من غير منار الارض ۔(نسائی شریف ، کتاب الضحایا، باب من ذبح لغیر اللہ عز وجل، ص ۶۱۴، نمبر ۴۴۲۷)

ترجمہ۔کسی آدمی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ حضورؐ نے لوگوں کو چھوڑ کر آپ کو کوئی راز کی بات بتائی تھی ،تو حضرت علیؓ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا، اور کہا کہ لوگوں کو چھوڑ کر مجھ سے کوئی راز کی بات نہیں کہی ہے ،ہاں چار باتیں مجھے گھر میں کہی ہیں، جس نے والدین کو لعنت کی اللہ اس پر لعنت کرے، جس نے اللہ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا اللہ اس پر لعنت کرے، جو نئی چیز پیدا کرنے والا ہے اس کو جو پناہ دے اس پر اللہ لعنت کرے، جو زمین کی نشان کو بدل دے اللہ اس پر لعنت کرے [مجھے یہ چار باتیں خاص طور پر حضورؐ نے بتائی ہیں]
اس حدیث میں ہے کہ جو اللہ کے علاوہ کے لئے ذبح کرے اس پر لعنت ہو۔

[۳] تیسری صورت یہ ہے کہ قبر کے پاس ذبح کرے

[۳] تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے لیکن قبر کے پاس کرے تو یہ بھی مکروہ ہے
اس حدیث میں اس کا ذکر ہے

2۔عن انس قال قال رسول الله ﷺ لا عقر فی الاسلام

قال عبد الرزاق : کانوا یعقرون عند القبر یعنی ببقرۃ او بشیء۔(ابوداود شریف، کتاب الجنائز، باب کراہیۃ الذبح عند القبر ،ص ۴۷۰، نمبر ۳۲۲۲ ر مسند احمد، مسند انس بن مالک، ج ۴،ص ۵۱، نمبر ۱۲۶۲۰)

ترجمہ۔آپؐ نے فرمایا کہ اسلام میں عقر نہیں ہے

عبدالرزاقؒ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ قبر کے پاس گائے وغیرہ ذبح کیا کرتے تھے

اس حدیث میں ہے کہ اسلام میں عقر نہیں ہے،یعنی قبر کے پاس ذبح کرنا جائز نہیں ہے

قبر پر ذبح کرنے کا شائبہ بھی ہوتو وہ بھی منع ہے

قبر کے پاس ذبح کر کے لوگ شرک میں مبتلاء نہ ہو جائیں، اس لئے اتنا منع کیا ہے کہ قبر پر ذبح کرنے کا شائبہ بھی ہوتو اس کو منع کرتے ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے

3۔حدثنی ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عهد النبی و ان ینحر ابلا ببوانة ، فقال النبی ﷺ هل کان فیها وثن من اوثان الجاهلیة یعبد ؟ قالوا لا : قال هل کان فیها عید من اعیادهم ؟ قالوا لا : قال النبی ﷺ اوف بنذرک فانه لا وفاء لنذر فی معصیة الله ولا فیما لا یملک ابن آدم۔(ابوداود شریف، کتاب الایمان والنذور، باب ما یومر به من وفاء النذر، ص۴۸۰، نمبر ۳۳۱۳)

ترجمہ۔ایک آدمی نے حضورؐ کے زمانے میں بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی، حضورؐ نے پوچھا زمانہ جاہلیت میں وہاں کوئی بت تو نہیں تھا جس کو لوگ پوجتے ہوں؟ لوگوں نے کہا نہیں تھا، پھر حضورؐ نے پوچھا وہاں کوئی عید تو نہیں منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے کہا نہیں منائی جاتی تھی، اس کے بعد نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو، کیونکہ اللہ کے گناہ میں نذر کو پوری کرنا ٹھیک نہیں ہے، اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں نذر پوری کرنا صحیح نہیں ہے

اس حدیث میں ہے کہ اگر وہاں جاہلیت میں عید بھی ہوتی تھی تب بھی وہاں جانور ذبح نہ کرو، کیونکہ اس طرح پھر بتوں کو پوجے گا، قبروں کو پوجے گا اور آہستہ آہستہ شرک میں مبتلاء ہو جائے گا

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مجاور گوشت لینے کے لئے اور اس کے ساتھ روپیہ اور ہدیہ ہدایا لینے کے

لئے اس کی پوری ترغیب دیتے ہیں کہ باوا صاحب آپ کی مراد پوری کر دیں گے اس لئے وہ قبر کے پاس ہی جانور ذبح کرواتے ہیں اور ایک ناجائز کام میں لوگوں کو مبتلاء کرنے کی کوشش کرتے ہیں،عوام کو اس سے بچنا چاہئے

[۴] چوتھی صورت، اللہ کے نام پر کرے اور قبر سے دور کرے

[۴] چوتھی صورت یہ ہے کہ اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے اور قبر سے دور کرے، اس میں قبر والے کو خوش کرنے کی بھی نیت نہ ہو، صرف یہ نیت ہو کہ یہ گوشت غریبوں کو کھلاؤں گا، تو چونکہ اس نے قبر کے پاس بھی ذبح نہیں کیا، اور ذبح کرتے وقت صرف اللہ کا نام بھی لیا ہے، اس لئے یہ گوشت حلال ہے، لیکن میت کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا گوشت غریب مسکین کو کھلائے گا

اس کا اصل طریقہ یہ ہے کہ قبر سے کافی دور جانور کو ذبح کر کے اس کا گوشت غریب اور مسکین میں تقسیم کرے، یا اس کو پکا کہ غریب اور مسکین کو کھلائے تو اس کھلانے کا ثواب میت کو پہنچے گا، یہی ایک صورت جائز ہے۔ اس میں ریاء نمود اور دکھاوا جتنا کم ہوگا اتنا زیادہ ثواب ملے گا، اور ریاء نمود جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی ثواب کم ملے گا، اور اگر صرف ریا اور نمود ہوا اور شہرت ہو تو کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا

لیکن آج کل یہ ہو رہا ہے کہ غریب کے بجائے مالدار اور رشتہ دار لوگ اس کو زیادہ کھاتے ہیں، یا مجاور قسم کے لوگ لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں، غریب کو تو بہت کم ملتا ہے۔ عوام کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اس حدیث میں ہے کہ خیرات کرنے کا ثواب میت کو ملتا ہے

4۔أنبانا ابن عباسؓ ان سعد بن عبادةؓ توفیت امه و هوا غائب عنها فقال یا رسول الله

ان امی توفیت و انا غائب عنها أینفعها شیء ان تصدقت به عنها ؟ قال نعم قال فانی أشهدک ان حائطی المخراف صدقة علیها ۔(بخاری شریف، باب اذا قال أرضی او بستانی صدقۃ للہ عن امی، ص ۴۵۶ / مسلم شریف، باب وصول ثواب الصدقات الی المیت، ص ۷۱۶، نمبر ۱۶۳۰ / ۴۲۱۹)

ترجمہ۔حضرت سعد بن عبادہؓ نے فرمایا، کہ میں غائب تھا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا، پھر پوچھا یا رسول اللہ میری ماں کا انتقال ہو گیا، اور میں غائب تھا، کیا ان کی جانب سے صدقہ کروں تو اس کو نفع ہو گا ؟، آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! سعدؓ نے فرمایا کہ میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ محراف کا میرا باغ میری ماں کے لئے صدقہ ہے

اس حدیث میں ہے کہ دوسرے کا صدقہ کیا ہوا میت کو ثواب ملتا ہے۔

پوری تفصیل ایصال ثواب میں دیکھیں

اس عقیدے کے بارے میں 4 آیتیں اور 4 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں۔